دل کی بات

وزیرِ اعظم نواز شریف نے گزشتہ دِنوں قومی اسمبلی میں اپنی تقریر میں اعلان کیا کہ آئندہ "قرآن و سُنّت ملک کا سُپریم لاء ہو گا"۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ "میں بُنیاد پرست نہیں ہوں۔" جہاں تک قرآن و سُنت کو ملک کا سُپریم لاء قرار دینے کا معاملہ ہے، جب تک اس کا عملی مظاہرہ نہ ہو، اس وقت تک اس کے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی اِسے کوئی غیر معمولی کارنامہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ فی الحال یہ زبانی جمع خرچ اور الفاظ کی جادوگری کے سوا کچھ نہیں۔ قیامِ پاکستان کے وقت بھی یہی کہا گیا۔ ۱۹۷۳ء کے آئین میں بھی یہ بات شامل ہے کہ ملک کے تمام قوانین مقررہ مدت میں اسلام کے سانچے میں ڈھال دیئے جائیں گے اور قرآن و سُنّت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔ پھر ضیاء الحق شہید کے عہد میں "قراردادِ مقاصد" کو آئین کا حصّہ بنایا گیا۔ لیکن یہ چوالیس برس کا قصّہ ہے۔ دو چار برس کی بات نہیں۔ یہاں حکمرانوں اور سیاست دانوں نے اپنی اغراض کی دکان چمکانے کے لئے اِسلام کو بازیچۂ اطفال بنایا۔ اسلام کے نام پر حاصل کی گئی دھرتی پر سب سے زیادہ ظلم بھی اسلام پر ہی کیا گیا۔ وزیرِ اعظم نے یہ کہہ کر کہ "میں بنیاد پرست نہیں ہوں۔"

قوم کے اعتقاد کو مجروح کیا ہے۔ اور خود اُن کی نیّت اور خلوص پر شک ہونے لگا ہے۔ لوگ انہیں بھی سابقہ حکمرانوں کی قطار میں شمار کرنے لگے ہیں۔ وزیرِ اعظم نے یہ بات لاعلمی میں نہیں، شعوری طور پر کہی ہے جس کا واضح ثبوت اُن کی اِس "شعوری جہالت" پر بے نظیر بھٹو کا اظہارِ تحسین ہے۔ جناب وزیرِ اعظم! ہر مسلمان کی بُنیاد اسلام ہے اور یاد رکھئے پاکستان کی بُنیاد بھی اسلام ہے۔

مذہب بےزار، بے بُنیاد، نام نہاد ترقی پسند اور دین دشمن طبقہ "بنیاد پرستی" کو بطور گالی استعمال کرتا ہے۔ آپ اپنی پوزیشن واضح کیجئے۔ کیا آپ نے بھی امریکی نوکری "پکّی" کر لی ہے۔ اور کیا اس قسم کے بیانات سے آپ کے اقتدار کو دوام حاصل ہو جائے گا۔ اس وقت دنیا میں جہاں بھی مسلمان کفّار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے خلاف مصروفِ جہاد ہیں۔ یورپی دنیا اُنہیں "بنیاد پرست" کی گالی دے کر جی ہلکا کرتی ہے۔ دراصل وہ اسلام کے اہم رکن "جہاد" سے خائف ہیں اور دنیا بھر کے مسلمانوں میں اپنی آزادی کے لئے جذبۂ جہاد کے بڑھتے ہوئے رجحان سے خوفزدہ ہیں۔ تمام بے بنیاد لوگ افغان مجاہدین، کشمیری مجاہدین اور فلسطینی مجاہدین کو بنیاد پرست